حیران وششدر اپنی کھوئی ہوئی منزل کی راہ کو تلاش کرنے میں متفکر ہے۔

آج مسلمان کو یہ حقیقت سمجھ لینی چاہئے کہ جو راستہ اسلام نے اس کے لئے تجویز کیا تھا۔ اس سے بہتر اور سیدھا راستہ کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ ایک حدیث پر غور فرمائیے :

عن ابن مسعودؓ قال خط رسول	ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطاً ثم	علیہ وسلم نے ایک سیدھا خط کھینچا اور فرمایا کہ یہ
قال ھذا سبیل اللہ ثم خط خطوطاً	اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے ارد گرد دائیں بائیں
عن یمینہ وشمالہ وقال ھذہٖ سُبُلٌ	اور خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ مختلف راستے ہیں
علی کل منہا شیطان یدعوا الیہ	اور ان میں سے ہر ایک پر شیطان کھڑا ہو کر لوگوں
وقرأ ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ	کو دعوت دے رہا ہے۔ اور آپ نے یہ آیت
(مسند احمد ونسائی)	پڑھی کہ بیشک یہ میرا راستہ ہے سیدھا سو تم اس پر چلو۔

جسطرح ایک راہرو اپنی منزل کیطرف رواں دواں ہوتا ہے۔ وہ اپنے مقصد کیطرف جانیوالے راستہ کے علاوہ کسی اور راستہ کیطرف توجہ ہی نہیں دیتا مسلمان کو بھی ایسا ہی سوچ لینا چاہیئے کہ جب اسکی منزل اسلام نے متعین کردی ہے۔ تو اب اسکو دوسروں کیطرف دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اسلام کی یہ فطرت ہے کہ وہ اپنے اصولوں کو قربان کرتے ہوئے کسی اور نظریہ سے مصالحت نہیں کرسکتا۔ وہ اپنا ایک راستہ خطِ مستقیم کیطرح متعین کرچکا ہے۔ اس خط کے اردگرد جتنے بھی ٹیڑھے خطوط اور لائنیں ہوں گی۔ اسلام ان کو "شیطانی راستے" تصور کرے گا۔

اس سترہ روزہ جنگ میں پوری قوم پر یہ حقیقت واشگاف ہوگئی ہے۔ کہ ان کی جائے پناہ صرف اسلام ہے۔ اسلام ہی وہ عظیم طاقت ہے۔ جو اپنے نام لیواؤں کے دلوں میں اپنے سے چھ گنا زائد فوجی طاقت والے ملک کے مقابلہ میں روح جہاد پھونکتے ہوئے فتح وکامرانی کے راستے ہموار کرتا ہے ——— پہلے جو لوگ مذہب سے تمسخر کیا کرتے تھے۔ اب مجبوراً دبی زبان سے مذہب کی اہمیت اور ضرورت کا اقرار کرنے لگے ——— اس جنگ کی وجہ سے اٹھارہ سال بعد ہمارے اذہان سے غفلت کے پردے سرکنے لگے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ صرف ہنگامی کیفیت ہی نہ ہو۔ بلکہ ایک دائمی عمل ہو۔ اور مسلمان اپنے بھولے ہوئے سبق کو دوبارہ یاد کرلے۔ اور خدا کے خلاف بغاوت، یورپ کی تقلید، مذہب سے تمسخر واستہزاء، اور خلاف شریعت عادات واطوار سے مکمل پرہیز کرے۔ اگر ہم نے یہ سبق حاصل کرلیا تو بعید نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے پایاں رحمتیں ہم کو اپنی پناہ میں لے لیں۔

سمیع